

(۶۷۲۳) ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے بیان کیا، ان سے محمد بن منکدر نے، انہوں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ میں بیمار پڑا تو حضرت رسول کریم ﷺ اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ میری عیادت کے لئے تشریف لائے، دونوں حضرات پیدل چل کر آئے تھے۔ دونوں حضرات جب آئے تو مجھ پر غشی طاری تھی، آنحضرت ﷺ نے وضو کیا اور وضو کا پانی میرے اوپر چھڑکا مجھے ہوش ہوا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اپنے مال کی (تقسیم) کس طرح کروں؟ یا اپنے مال کا کس طرح فیصلہ کروں؟ آنحضرت ﷺ نے مجھے کوئی جواب نہیں دیا، یہاں تک کہ میراث کی آیتیں نازل ہوئیں۔

باب فرائض کا علم سیکھنا۔

عقبہ بن عامر نے کہا کہ دین کا علم سیکھو اس سے پہلے کہ اٹکل بچو کرنے والے پیدا ہوں یعنی جو رائے اور قیاس سے فتویٰ دیں، حدیث اور قرآن سے جاہل ہوں۔

تشیخ عقبہ کے قول میں گو فرائض کی تخصیص نہیں مگر وہ علم فرائض کو بھی شامل ہے۔ امام احمد اور ترمذی نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی نکالا۔ فرائض کا علم سیکھو اور سکھاؤ کیونکہ میں دنیا سے جانے والا ہوں اور وہ زمانہ قریب ہے کہ یہ علم دنیا سے اٹھ جائے گا۔ دو آدمی ترکہ میں جھگڑا کریں گے کوئی فیصلہ کرنے والا ان کو نہ ملے گا۔ ترمذی میں بھی ایک ایسی ہی حدیث مروی ہے۔

وقوله قبل الطائين فيه اشعار بان اهل ذالك العصر كانوا يقفون عند النصوص ولا يتجاوزونها وان نقل عن بعضهم الفتوى بالراى فهو قليل بالنسبة وفيه انذار بوقوع ما حصل من كثرة القائلين بالراى وقيل راه قبل اندراس العلم واحداث من يتكلم بمقتضى ظنه غير مستند الى علم قال ابن المنير وانما خص البخارى قول عقبه بالفرائض لانها ادخل فيه من غيرها لان الفرائض الغالب عليه الحبعد والخسام وجوه الراى والخوض فيها بالظن لانتضاط له بخلاف غيرها من ابواب العلم فان للراى فيها مجالا والانتضاط فيها ممكن غالبا وبوخذ من هذا التقرير مناسبه الحديث المرفوع (فتح الباری)

لفظ قبل الطائين میں ادھر اشارہ کرنا ہے کہ سلف صالحین کے زمانہ میں لوگ نصوص کے آگے ٹھہر جاتے تھے اور ان سے آگے تجاوز نہیں کرتے تھے۔ اگر ان میں سے کسی سے کوئی فتویٰ رائے سے نقل ہے تو وہ بہت ہی قلیل ہے۔ اس میں بکثرت رائے سے فتویٰ دینے والوں کو ڈرانا بھی ہے یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ علم کے حاصل نہ ہونے سے پہلے کی بات ہے اور ایسے لوگوں کے پیدا ہونے کی طرف اشارہ ہے کہ جو محض اپنے ظن سے کلام کریں گے اور علم کی کوئی سند ان کے پاس نہ ہوگی۔ حضرت امام بخاری نے عقبہ کے قول کو خاص مسائل فرائض کے ساتھ مختص کیا ہے اس لئے کہ اس علم فرائض میں غالب طور پر یہ مختلف قسم کی رائے قیاس و ظن کو دخل نہیں ہو سکتا اس لئے کہ اس کا کوئی مدون شدہ ضابطہ نہیں ہے بخلاف علم کے دوسرے شعبوں کے کہ ان میں رائے قیاس کو

۶۷۲۳- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا سَفْيَانُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ. سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: مَرَضْتُ فَعَادَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ وَهُمَا مَاشِيَانِ، فَأَتَانِي وَقَدْ أُغْمِيَ عَلَيَّ فَتَوَضَّأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَصَبَّ عَلَيَّ وَضُوءَهُ، فَأَفَقْتُ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ أَصْنَعُ فِي مَالِي كَيْفَ أَقْضِي فِي مَالِي؟ فَلَمْ يُجِبْنِي بِشَيْءٍ حَتَّى نَزَلَتْ آيَةُ الْمَوَارِيثِ.

[راجع: ۱۹۴]

۲- باب تعلیم الفرائض

وَقَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ، تَعْلَمُوا قَبْلَ الطَّائِنِ، يَعْنِي الَّذِينَ يَتَكَلَّمُونَ بِالظَّنِّ

دخل ہے۔ اس تقریر سے حدیث مرفوع کی مناسبت نکلتی ہے۔ حدیث ذیل مراد ہے۔

۶۷۲۴- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا وَهْبٌ، حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ، فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ، وَلَا تَجَسَّسُوا، وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا)). [راجع: ۵۱۴۳]

(۶۷۲۴) ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا، کہا ہم سے وہیب نے بیان کیا، کہا ہم سے عبد اللہ بن طاؤس نے بیان کیا، ان سے ان کے والد نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا بدگمانی سے بچتے رہو، کیونکہ گمان (بدظنی) سب سے جھوٹی بات ہے۔ آپس میں ایک دوسرے کی برائی کی تلاش میں نہ لگے رہو نہ ایک دوسرے سے بغض رکھو اور نہ پیٹھ پیچھے کسی کی برائی کرو، بلکہ اللہ کے بندے بھائی بھائی بن کر رہو۔

اس حدیث کی مطابقت ترجمہ باب سے اس طرح پر ہے کہ جب آدمی کو قرآن و حدیث کا علم نہ ہو گا تو اپنے گمان سے فیصلہ کرے گا حکم دے گا اس میں علم فرائض بھی آگیا۔

۳- باب قولِ النَّبِيِّ ﷺ: ((لَا نُورُثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةً))

باب نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا۔ جو کچھ ہم چھوڑیں وہ سب صدقہ ہے

۶۷۲۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ غُرُورَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ وَالْعَبَّاسَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ أَتَيَا أَبَا بَكْرٍ يَلْتَمِسَانِ مِيرَاتَهُمَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُمَا جِينِدٌ يَطْلُبَانِ أَرْضَهُمَا مِنْ فَذَكٍ وَسَهْمَهُمَا مِنْ خَيْبَرٍ. [راجع: ۳۰۹۲]

(۶۷۲۵) ہم سے عبد اللہ بن محمد نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی، انہیں زہری نے، انہیں عروہ بن زبیر نے اور ان سے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ حضرت فاطمہ اور عباس علیہما السلام حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اپنی میراث کا مطالبہ کرنے آئے، یہ فذک کی زمین کا مطالبہ کر رہے تھے اور خیبر میں بھی اپنے حصہ کا۔

۶۷۲۶- فَقَالَ لَهُمَا أَبُو بَكْرٍ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَا نُورُثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةً، إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ مِنْ هَذَا الْمَالِ)) قَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَاللَّهِ لَا أَدْعُ أَمْرًا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَصْنَعُهُ فِيهِ إِلَّا صَنَعْتُهُ قَالَ: فَهَجَرْتُهُ فَاطِمَةُ فَلَمْ تَكَلِّمْهُ حَتَّى مَاتَتْ. [راجع: ۳۰۹۳]

(۶۷۲۶) حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا ہے آپ نے فرمایا تھا کہ ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا جو کچھ ہم چھوڑیں وہ سب صدقہ ہے، بلاشبہ آل محمد اسی مال میں سے اپنا خرچ پورا کرے گی۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا، واللہ، میں کوئی ایسی بات نہیں ہونے دوں گا، بلکہ جسے میں نے آنحضرت ﷺ کو کرتے دیکھا ہو گا وہ میں بھی کروں گا۔ بیان کیا کہ اس پر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ان سے تعلق کاٹ لیا اور موت تک ان سے کلام نہیں کیا۔

شرح وحیدی میں ہے کہ بعد میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ان کو راضی کر لیا تھا۔

(۶۷۲۷) ہم سے اسماعیل بن ابان نے بیان کیا، کہا ہم کو عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی، انہیں یونس نے، انہیں زہری نے، انہیں عروہ نے اور ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہماری وراثت نہیں ہوتی، ہم جو کچھ بھی چھوڑیں وہ صدقہ ہے۔

۶۷۲۷- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ، أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةً)).

[راجع: ۴۰۳۴]

(۶۷۲۸) ہم سے یحییٰ بن کبیر نے بیان کیا، کہا ہم سے لیث بن سعد نے بیان کیا، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے مالک بن اوس بن حدثان نے خبر دی کہ محمد بن جبیر بن مطعم نے مجھ سے مالک بن اوس کی اس حدیث کا ایک حصہ ذکر کیا تھا۔ پھر میں خود مالک بن اوس کے پاس گیا اور ان سے یہ حدیث پوچھی تو انہوں نے بیان کیا کہ میں عمر بن عبد العزیز کی خدمت میں حاضر ہوا پھر ان کے حاجب یرفاء نے جا کر ان سے کہا کہ عثمان، عبد الرحمن بن زبیر اور سعد آپ کے پاس آنا چاہتے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ اچھا آنے دو۔ چنانچہ انہیں اندر آنے کی اجازت دی۔ پھر کہا گیا آپ علی و عباس رضی اللہ عنہما کو بھی آنے کی اجازت دیں گے؟ کہا کہ ہاں آنے دو۔ چنانچہ عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ امیر المؤمنین میرے اور علیؑ کے درمیان فیصلہ کر دیجئے۔ عمر بن عبد العزیز نے کہا میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں جس کے حکم سے آسمان و زمین قائم ہیں کیا تمہیں معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ ہماری وراثت تقسیم نہیں ہوتی جو کچھ ہم چھوڑیں وہ سب راہ اللہ صدقہ ہے؟ اس سے مراد آنحضرت ﷺ کی خود اپنی ہی ذات تھی۔ جملہ حاضرین بولے کہ ہاں، آنحضرت ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا تھا۔ پھر حضرت عمر، حضرت علی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہم کی طرف متوجہ ہوئے اور پوچھا، کیا تمہیں معلوم ہے کہ آنحضرت ﷺ نے یہ فرمایا تھا؟ انہوں نے بھی تصدیق کی کہ آنحضرت ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا تھا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا پھر میں اب آپ لوگوں سے اس معاملہ میں گفتگو کروں گا۔ اللہ تعالیٰ نے اس نے کے معاملہ میں سے آنحضرت ﷺ کے لئے کچھ حصے مخصوص کر دیئے جو آپ کے سوا کسی اور کو نہیں ملتا تھا۔

۶۷۲۸- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ كَبِيرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ وَكَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مَطْعَمٍ ذَكَرَ لِي مِنْ حَدِيثِهِ ذَلِكَ، فَأَنْطَلَقْتُ حَتَّى دَخَلْتُ عَلَيْهِ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: أَنْطَلَقْتُ حَتَّى أَذْخَلَ عَلَى عُمَرَ، فَأَتَاهُ حَاجِبُهُ يَرْفَأُ فَقَالَ: هَلْ لَكَ فِي عُثْمَانَ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ وَالزُّبَيْرِ وَسَعْدٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَأَذِنَ لَهُمْ ثُمَّ قَالَ: هَلْ لَكَ فِي عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ عَبَّاسٌ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَقْضِ بَيْنِي وَبَيْنَ هَذَا؟ قَالَ: أَنْشِدُكُمْ بِاللَّهِ الَّذِي يَأْذِنُهُ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ، هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةً)) يُرِيدُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَفْسَهُ فَقَالَ: الرَّهْطُ قَدْ قَالَ ذَلِكَ، فَأَقْبَلَ عَلَيَّ عَلِيٌّ وَعَبَّاسٌ فَقَالَ: هَلْ تَعْلَمَانِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ذَلِكَ؟ قَالَا: قَدْ قَالَ ذَلِكَ، قَالَ عُمَرُ فَإِنِّي أَحَدُكُمْ عَنْ هَذَا الْأَمْرِ إِنَّ اللَّهَ قَدْ كَانَ خَصَّ رَسُولَهُ ﷺ فِي هَذَا الْفَيْءِ بِشَيْءٍ لَمْ يُعْطِهِ أَحَدًا غَيْرَهُ فَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ ﴿مَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ - إِلَى قَوْلِهِ -

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ ”ما اداء الله على رسوله“ ارشاد قدیر تک۔ تو یہ خاص آنحضرت ﷺ کا حصہ تھا۔ اللہ کی قسم آنحضرت ﷺ نے اسے تمہارے لئے ہی مخصوص کیا تھا اور تمہارے سوا کسی کو اس پر ترجیح نہیں دی تھی، تمہیں کو اس میں سے دیتے تھے اور تقسیم کرتے تھے۔ آخر اس میں سے یہ مال باقی رہ گیا اور آنحضرت ﷺ اس میں سے اپنے گھر والوں کے لئے سال بھر کا خرچہ لیتے تھے، اس کے بعد جو کچھ باقی بچتا اسے ان مصارف میں خرچ کرتے جو اللہ کے مقرر کردہ ہیں۔ آنحضرت ﷺ کا یہ طرز عمل آپ کی زندگی بھر رہا۔ میں آپ کو اللہ کی قسم دے کر کہتا ہوں، کیا آپ لوگوں کو معلوم ہے؟ لوگوں نے کہا کہ ہاں۔ پھر آپ نے علی اور عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا، میں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا آپ لوگوں کو یہ معلوم ہے؟ انہوں نے بھی کہا کہ ہاں۔ پھر آنحضرت ﷺ کی وفات ہو گئی اور ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اب میں آنحضرت ﷺ کا نائب ہوں چنانچہ انہوں نے اس پر قبضہ میں رکھ کر اس طرز عمل کو جاری رکھا جو آنحضرت ﷺ کا اس میں تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کو بھی وفات دی تو میں نے کہا کہ میں آنحضرت ﷺ کے نائب کا نائب ہوں۔ میں بھی دو سال سے اس پر قابض ہوں اور اس مال میں وہی کرتا ہوں جو رسول کریم ﷺ اور ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کیا۔ پھر آپ دونوں میرے پاس آئے ہو۔ آپ دونوں کی بات ایک ہے اور معاملہ بھی ایک ہی ہے۔ آپ (عباس رضی اللہ عنہ) میرے پاس اپنے بھتیجے کی میراث سے اپنا حصہ لینے آئے ہو اور آپ (علی رضی اللہ عنہ) اپنی بیوی کا حصہ لینے آئے ہو جو ان کے والد کی طرف سے انہیں ملتا۔ میں کہتا ہوں کہ اگر آپ دونوں چاہتے ہیں تو میں اسے آپ کو دے سکتا ہوں لیکن آپ لوگ اس کے سوا کوئی اور فیصلہ چاہتے ہیں تو اس ذات کی قسم جس کے حکم سے آسمان و زمین قائم ہیں، میں اس مال میں اس کے سوا اور کوئی فیصلہ نہیں کر سکتا، قیامت تک، اگر آپ اس کے مطابق عمل نہیں کر سکتے تو وہ جائیداد مجھے واپس کر دیجئے میں اس کا بھی بندوبست کر لوں گا۔

قدیر ﴿[الحشر: ۷]﴾ فَكَانَتْ خَالِصَةً لِّرَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَاللَّهُ مَا اخْتَارَهَا ذُوْنَكُمْ وَلَا اسْتَأْذَنَ بِهَا عَلَيْكُمْ، لَقَدْ اَعْطَاكُمْوهُ وَبَثَّهَا حَتَّى بَقِيَ مِنْهَا هَذَا الْمَالُ فَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُنْفِقُ عَلَى اَهْلِهِ مِنْ هَذَا الْمَالِ نَفَقَةً سَنِيَةً، ثُمَّ يَأْخُذُ مَا بَقِيَ فَيَجْعَلُهُ مَجْعَلًا مَالِ اللَّهِ، فَفَعَلَ بِذَاكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيَاتِهِ اَنْشَدَكُمْ بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ ذَلِكَ؟ قَالُوا: نَعَمْ، ثُمَّ قَالَ لِعَلِيِّ وَعَبَّاسٍ: اَنْشَدُكُمَا بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمَانِ ذَلِكَ؟ قَالَا : نَعَمْ. فَتَوَفَّى اللَّهُ نَبِيَّهٗ ﷺ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: اَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَبَضَهَا، فَعَمِلَ بِمَا عَمِلَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ تَوَفَّى اللَّهُ اَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ : اَنَا وَلِيُّ وَلِيِّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَبَضْتُهَا سَنَتَيْنِ اَعْمَلُ فِيهَا مَا عَمِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَاَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ جِئْتُمَانِي وَكَلِمَتُكُمَا وَاحِدَةٌ وَاَمْرُكُمَا جَمِيعٌ جِئْتَنِي تَسْأَلْنِي نَصِيكَ مِنْ ابْنِ اَخِيكَ وَاَتَانِي هَذَا يَسْأَلْنِي نَصِيْبَ اَمْرَاتِهِ مِنْ اَبِيْهَا فَقُلْتُ: اِنْ شِئْتُمَا دَفَعْتُهَا اِلَيْكُمَا بِذَلِكَ فَتَلْتَمِسَانِ مِنِّي قَضَاءَ غَيْرِ ذَلِكَ، فَوَ اللَّهِ الَّذِي يَاْذِنُهٗ تَقُوْمُ السَّمَاوَاتُ وَالْاَرْضُ لَا اَقْضِيْ فِيهَا قَضَاءَ غَيْرِ ذَلِكَ حَتَّى تَقُوْمَ السَّاعَةُ، فَاِنْ عَجَزْتُمَا فَاَدْفَعَاَهَا اِلَيَّ فَاَنَا اَكْفِيْكُمْهَاها.

تشیخ

ہوا یہ تھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ سب جائیداد جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت میں حضرت فاطمہ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما کو نہیں دی تھی۔ حضرت عباس اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کے حوالہ کر دی تھی اس شرط پر کہ وہ اس جائیداد کو ان ہی کاموں میں خرچ کرتے رہیں گے جن میں آنحضرت ﷺ خرچ کیا کرتے تھے یعنی یہ سپردگی محض انتظام کے طور پر تھی نہ بطور تملک اور تقسیم کے۔ حدیث ہذا میں اسی کی بابت قضیہ مذکور ہے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حدیث لانرٹ و لا نورث، ماترکنا صدقہ خود رسول کریم ﷺ سے نہیں سنی تھی۔ اسی لئے وہ عام قانون فرائض کے مطابق ترکہ کی طلب گار ہوئیں۔ مگر فرمان نبوی برحق تھا۔ اسی لئے ان کو یہ ترکہ تقسیم نہیں کیا گیا جس پر وہ خفا ہو گئی تھیں۔ دوسری روایت میں یوں ہے کہ بعد میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو راضی کر لیا تھا۔ (دیکھو شرح وحیدی پارہ ۲ ص ۹۲) (حقیقت یہ ہے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ناراض ہی نہیں ہوئی تھیں بلکہ انہیں جب حدیث سنائی گئی تو وہ خاموشی کے ساتھ واپس چلی گئیں اور وفات تک ابوبکر سے اس وراثت کے مسئلہ میں کوئی گفتگو نہیں کی۔ فہما نکلمت بعد۔ عبدالرشید تونسوی)

(۶۷۲۹) ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے امام مالک نے بیان کیا، ان سے ابوالزناد نے، ان سے اعرج نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرا ورثہ دینار کی شکل میں تقسیم نہیں ہوگا۔ میں نے اپنی بیویوں کے خرچہ اور اپنے غلاموں کی اجرت کے بعد جو کچھ چھوڑا ہے وہ سب صدقہ ہے۔

۶۷۲۹- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَفْتَسِمُ وَرَثَتِي دِينَارًا مَا تَرَكْتُ بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَائِي وَمَوْنَةِ عَامِلِي فَهُوَ صَدَقَةٌ)).

[راجع: ۲۷۷۶]

(۶۷۳۰) ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا، ان سے امام مالک نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ جب رسول کریم ﷺ کی وفات ہوئی تو آپ کی بیویوں نے چاہا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجیں، اپنی میراث طلب کرنے کے لئے۔ پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے یاد دلایا۔ کیا آنحضرت ﷺ نے نہیں فرمایا تھا کہ ہماری وراثت تقسیم نہیں ہوتی، ہم جو کچھ چھوڑ جائیں وہ سب صدقہ ہے۔

۶۷۳۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ ﷺ حِينَ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَرَدْنَ أَنْ يَبْعَثْنَ عُثْمَانَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ يَسْأَلْنَهُ مِيرَاثَهُنَّ فَقَالَتْ عَائِشَةُ: أَلَيْسَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا نَوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةً؟)).

[راجع: ۴۰۳۴]

باب نبی کریم ﷺ کا ارشاد کہ جس نے مال چھوڑا ہو وہ اس کے مال بچوں و اہل خانہ کے لئے ہے

۴- باب قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: ((مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلْأَهْلِهِ))

(۶۷۳۱) ہم سے عبدان نے بیان کیا، کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی، کہا ہم کو یونس بن یزید ایللی نے خبر دی، انہیں ابن شہاب

۶۷۳۱- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، حَدَّثَنِي

نے، کہا مجھ سے ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے بیان کیا اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں مومنوں کا خود ان سے زیادہ حق دار ہوں۔ پس ان میں سے جو کوئی قرض دار مرے گا اور ادائیگی کے لئے کچھ نہ چھوڑے گا تو ہم پر اس کی ادائیگی کی ذمہ داری ہے اور جس نے کوئی مال چھوڑا ہو گا وہ اس کے وارثوں کا حصہ ہے۔

آپ ﷺ امت کے لئے بمنزلہ باپ کے تھے اس لئے آپ نے یہ ارشاد فرمایا اور اسی لئے آپ اپنے ذمہ لے لیتے اور ادا فرما دیتے آپ کا یہی طرز عمل رہا (ﷺ)

باب لڑکے کی میراث اسکے باپ اور ماں کی طرف سے کیا ہوگی اور زید بن ثابت نے کہا کہ جب کسی مرد یا عورت نے کوئی لڑکی چھوڑی ہو تو اس کا حصہ آدھا ہوتا ہے اور اگر دو لڑکیاں ہوں یا زیادہ ہوں تو انہیں دو تہائی حصہ ملے گا اور اگر ان کے ساتھ کوئی (ان کا بھائی) لڑکا بھی ہو تو پہلے وراثت کے اور شرکاء کو دیا جائے گا اور جو باقی رہے گا اس میں سے لڑکے کو دو لڑکیوں کے برابر حصہ دیا جائے گا۔

(۶۷۳۲) ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے بیان کیا، کہا ہم سے عبد اللہ ابن طاؤس نے بیان کیا، ان سے ان کے والد نے اور ان سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میراث اس کے حق داروں تک پہنچا دو اور جو کچھ باقی بچے وہ سب سے زیادہ قریبی مرد عزیز کا حصہ ہے۔

باب لڑکیوں کی میراث کا بیان

(۶۷۳۳) ہم سے امام حمیدی نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے بیان کیا، کہا ہم سے زہری نے بیان کیا، کہا مجھ کو عامر بن سعد بن ابی وقاص نے خبر دی اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں مکہ مکرمہ میں (حجۃ الوداع میں) بیمار پڑ گیا اور موت کے قریب پہنچ گیا۔ پھر آنحضرت ﷺ میری عیادت کے لئے تشریف لائے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے پاس بہت زیادہ مال ہے اور ایک لڑکی کے سوا اس کا کوئی وارث نہیں تو کیا مجھے اپنے مال کے دو تہائی حصہ کا

أَبُو سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أَنَا أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ، فَمَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ ذَيْنَ وَلَمْ يَتْرِكْ وَفَاءً فَعَلَيْنَا قَضَاؤَهُ، وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلْيُورَثْهُ)). [راجع: ۲۲۹۸]

آپ ﷺ امت کے لئے بمنزلہ باپ کے تھے اس لئے آپ نے یہ ارشاد فرمایا اور اسی لئے آپ اپنے ذمہ لے لیتے اور ادا فرما دیتے آپ کا یہی طرز عمل رہا (ﷺ)

۵- باب ميراث الولد من أبيه وأمه
وَقَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، إِذَا تَرَكَ رَجُلٌ أَوْ امْرَأَةٌ بِنْتًا فَلَهَا النِّصْفُ، وَإِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ أَوْ أَكْثَرُ فَلَهُنَّ الثُّلُثَانِ، وَإِنْ كَانَ مَعَهُنَّ ذَكَرٌ بُدِئَ بِمَنْ شَرَكَهُمْ فَيُؤْتَى فَرِيشَتُهُ فَمَا بَقِيَ فَلِلذَكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثَيْنِ.

۶۷۳۲- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا وَهْبٌ، حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا فَمَا بَقِيَ فَهُوَ لِأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرَ)).

[أطرافه في: ۶۷۳۵، ۶۷۳۷، ۶۷۴۶].

۶- باب ميراث البنات

۶۷۳۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ أَخْبَرَنِي غَامِرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: مَرَضْتُ بِمَكَّةَ مَرَضًا فَأَضْفَيْتُ مِنْهُ عَلَى الْمَوْتِ فَاتَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْدُونِي فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي مَالًا كَثِيرًا وَلَيْسَ يَرِثُنِي إِلَّا ابْنَتِي

صدقہ کر دینا چاہئے؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ نہیں۔ بیان کیا کہ میں نے عرض کیا پھر آدھے کا کر دوں؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ نہیں۔ میں نے عرض کیا ایک تہائی کا؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ہاں گو تہائی بھی بہت ہے، اگر تم اپنے بچوں کو مال دار چھوڑو تو یہ اس سے بہتر ہے کہ انہیں تنگدست چھوڑو اور وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں اور تم جو خرچ بھی کرو گے اس پر تمہیں ثواب ملے گا یہاں تک کہ اس لقمہ پر بھی ثواب ملے گا جو تم اپنی بیوی کے منہ میں رکھو گے۔ پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میں اپنی ہجرت میں پیچھے رہ جاؤں گا؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اگر میرے بعد تم پیچھے رہ بھی گئے تب بھی جو عمل تم کرو گے اور اس سے اللہ کی خوشنودی مقصود ہوگی تو اس کے ذریعہ درجہ و مرتبہ بلند ہو گا اور غالباً تم میرے بعد زندہ رہو گے اور تم سے بہت سے لوگوں کو فائدہ پہنچے گا اور بہتوں کو نقصان پہنچے گا۔ قابل افسوس تو سعد ابن خولہ ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے ان کے بارے میں اس لئے افسوس کا اظہار کیا کہ (ہجرت کے بعد اتفاق سے) ان کی وفات مکہ مکرمہ میں ہی ہو گئی۔ سفیان نے بیان کیا کہ سعد ابن خولہ رضی اللہ عنہ بنی عامر بن لوی کے ایک آدمی تھے۔

آنحضرت ﷺ نے سعد بن ابی وقاص کے لئے جیسا فرمایا تھا ویسا ہی ہوا، وہ وفات نبوی کے بعد کافی دنوں زندہ رہے اور تاریخ اسلام میں ایک عظیم مجاہد اور فاتح کی حیثیت سے نامور ہوئے جیسا کہ کتب تاریخ میں تفصیلات موجود ہیں۔ کچھ اوپر ۷۰ سال کی عمر میں ۵۵ھ میں انتقال فرمایا۔

(۶۷۳۴) مجھ سے محمود بن غیلان نے بیان کیا، کہا ہم سے ابو النضر نے بیان کیا، کہا ہم سے ابو معاویہ شیبان نے بیان کیا، ان سے اشعث بن ابی الشعثاء نے، ان سے اسود بن یزید نے بیان کیا کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ہمارے یہاں یمن میں معلم و امیر بن کر تشریف لائے۔ ہم نے ان سے ایک ایسے شخص کے ترکہ کے بارے میں پوچھا جس کی وفات ہوئی ہو اور اس نے ایک بیٹی اور ایک بہن چھوڑی ہو اور اس نے اپنی بیٹی کو آدھا اور بہن کو بھی آدھا دیا ہو۔

باب اگر کسی کے لڑکانہ ہو تو پوتے کی میراث کا بیان؟

أَفَأَتَصَدَّقُ بِنُفْسِي مَالِي؟ قَالَ ((لَا))، قَالَ: قُلْتُ فَالْشُّطْرُ قَالَ: ((لَا))، قُلْتُ: الْثُلُثُ قَالَ: ((الْثُلُثُ كَبِيرُ إِنْكَ إِنْ تَرَكْتَ وَلَدَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَتْرَكَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ، وَإِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً إِلَّا أُجِرْتَ عَلَيْهَا، حَتَّى اللَّقْمَةِ تَرْفَعُهَا إِلَى فِي امْرَأَتِكَ)) فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْلَفُ عَنْ هِجْرَتِي فَقَالَ: ((لَنْ تُخْلَفَ بَعْدِي فَتَعْمَلَ عَمَلًا تُرِيدُ بِهِ وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا أَزِدْتَهُ بِهِ رِفْعَةً وَدَرَجَةً، وَلَعَلَّ أَنْ تُخْلَفَ بَعْدِي حَتَّى يَنْتَفِعَ بِكَ أَقْوَامٌ وَيُضَرَّ بِكَ آخَرُونَ، لَكِنَّ النَّبَاسُ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ)) يَرْثِي لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ مَاتَ بِمَكَّةَ. قَالَ سَفْيَانُ: وَسَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ.

۶۷۳۴- حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ، حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ شَيْبَانُ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنْ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: أَتَانَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ بِالْيَمَنِ مُعَلِّمًا وَآمِيرًا، فَسَأَلْنَاهُ عَنْ رَجُلٍ تُوَفِّي وَتَرَكَ ابْنَتَهُ أُخْتَهُ فَأَعْطَى الْابْنَةَ النِّصْفَ وَالْأُخْتَ النِّصْفَ.

[طرفہ فی : ۶۷۴۱]

۷- باب میراث ابنی الزین إذا لم

يَكُنْ ابْنٌ

زید بن ثابت نے کہا کہ بیٹوں کی اولاد بیٹوں کے درجہ میں ہے۔ اگر مرنے والے کا کوئی بیٹا نہ ہو۔ ایسی صورت میں پوتے بیٹوں کی طرح اور پوتیاں بیٹیوں کی طرح ہوں گی۔ انہیں اسی طرح وراثت ملے گی جس طرح بیٹوں اور بیٹیوں کو ملتی ہے اور ان کی وجہ سے بہت سے عزیز و اقارب اسی طرح وراثت کے حق سے محروم ہو جائیں گے جس طرح بیٹوں اور بیٹیوں کی موجودگی میں محروم ہو جاتے ہیں، البتہ اگر بیٹا موجود ہو تو پوتا وراثت میں کچھ نہیں پائے گا۔

اس صورت میں دادا اس کے لئے حسب شریعت وصیت کرے گا۔ اس صورت میں اسے ترکہ میں سے مل جائے گا۔

(۶۷۳۵) ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا، کہا ہم سے وہیب نے بیان کیا، کہا ہم سے عبد اللہ ابن طاؤس نے بیان کیا، ان سے ان کے والد نے اور ان سے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پہلے میراث ان کے وارثوں تک پہنچا دو اور جو باقی رہ جائے وہ اس کو ملے گا جو مرد میت کا بہت نزدیکی رشتہ دار ہو۔ مثلاً بیٹا ہو تو پوتے کو کچھ نہ ملے گا پوتا ہو تو پڑپوتے کو کچھ نہ ملے گا۔ اگر کوئی میت خاوند اور باپ اور بیٹی اور پوتا چھوڑ جائے تو خاوند کو چوتھائی باپ کا چھٹا حصہ بیٹی کو آدھا حصہ دے کر مابقی پوتا پوتی میں تقسیم ہو گا۔ للذکر مثل حظ الانثیین۔

وَقَالَ زَيْدٌ: وَلَدُ الْأُنثَاءِ بِمَنْزِلَةِ الْوَلَدِ، إِذَا لَمْ يَكُنْ ذُوهُمْ ذَكَرَ ذَكَرُهُمْ كَذَكَرِهِمْ، وَأُنثَاهُمْ كَأُنثَاهُمْ يَرْتُونَ كَمَا يَرْتُونَ، وَيَخْجُبُونَ كَمَا يَخْجُبُونَ وَلَا يَرِثُ وَلَدُ الْأُنثَى مَعَ الْأُنثَى.

۶۷۳۵- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ بْنُ أَبِرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا وَهْبٌ، حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْحَقُّوا الْفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا فَمَا بَقِيَ فَهُوَ لِأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرٍ)). [راجع: ۶۷۳۲]

تفسیر

(النساء: ۱۱)

باب اگر بیٹی کی موجودگی میں پوتی بھی ہو

(۶۷۳۶) ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے، کہا ہم سے ابو قیس عبد الرحمن بن ثروان نے، انہوں نے ہزبل بن شرحبیل سے سنا، بیان کیا کہ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے بیٹی، پوتی اور بہن کی میراث کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ بیٹی کو آدھا ملے گا اور بہن کو آدھا ملے گا اور تو ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے یہاں جا، شاید وہ بھی یہی بتائیں گے۔ پھر ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کی بات بھی پہنچائی گئی تو انہوں نے کہا کہ میں اگر ایسا فتویٰ دوں تو گمراہ ہو چکا اور ٹھیک راستے سے بھٹک گیا۔ میں تو اس میں وہی فیصلہ کروں گا جو رسول اللہ ﷺ نے کیا تھا کہ بیٹی کو آدھا ملے گا، پوتی کو چھٹا حصہ ملے گا، اس طرح دو تہائی پوری ہو جائے گی اور پھر جو باقی بچے گا وہ بہن

۸- باب مِيرَاثِ ابْنَةِ ابْنٍ مَعَ ابْنَةٍ
۶۷۳۶- حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا أَبُو قَيْسٍ، سَمِعْتُ هَزْبِلَ بْنَ شَرْحِبِيلَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا مُوسَى عَنِ ابْنَةِ وَأَبْنَةِ ابْنٍ وَأَخْتٍ فَقَالَ: لِلْأَبْنَةِ النِّصْفُ، وَلِلْأَخْتِ النِّصْفُ، وَأَتِ ابْنُ مَسْعُودٍ فَسَيِّئًا بَعْضِي فَسَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ وَأَخْبَرَ بِقَوْلِ أَبِي مُوسَى فَقَالَ: لَقَدْ ضَلَلْتُ إِذَا، وَمَا أَنَا مِنَ الْمُهْتَدِينَ أَقْضِي فِيهَا بِمَا قَضَى النَّبِيُّ ﷺ لِلْأَبْنَةِ النِّصْفُ، وَلِلْأَبْنَةِ الْأُنثَى السُّدُسُ تَكْمِلَةَ الثَّلَاثِينَ، وَمَا بَقِيَ

فَلَا أُخْتُ، فَأَتَيْنَا أَبَا مُوسَى فَأَخْبَرَنَا بِقَوْلِ ابْنِ مَسْعُودٍ فَقَالَ: لَا تَسْأَلُونِي مَا دَامَ هَذَا الْخَبْرُ فِيكُمْ. [طرفہ بی: ۶۷۴۲].

کو ملے گا۔ ہم پھر ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی گفتگو ان تک پہنچائی تو انہوں نے کہا کہ جب تک یہ عالم تم میں موجود ہیں مجھ سے مسائل نہ پوچھا کرو۔

حضرت سلمان فارسی بھی اس مسئلہ میں یہی حکم دیتے تھے جو ابو موسیٰؓ۔۔۔ تھا کہتے ہیں کہ اس کے بعد ابو موسیٰ نے اپنے قول سے رجوع کر لیا تھا۔ یہاں سے مقلدین جلدین کو سبق لینا چاہئے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے جب حدیث بیان کی تو حضرت ابو موسیٰ نے اپنے قیاس اور رائے کو چھوڑ دیا بلکہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے سامنے اپنے کو ناقابل فتویٰ قرار دیا۔ ایمانداری اور انصاف پروری اسی کا نام ہے۔ دعاواکل قول عند قول محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

۹- باب مِيرَاثِ الْجَدِّ مَعَ الْأَبِ

باب باپ یا بھائیوں کی موجودگی میں دادا کی

میراث کا بیان

وَالْإِخْوَةُ

وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَأَبْنُ عَبَّاسٍ وَأَبْنُ الزُّبَيْرِ: الْجَدُّ أَبٌ وَقَرَأَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿يَا أَيُّهَا آدَمُ﴾ ﴿وَاتَّعْتُ مِلَّةَ آبَائِي إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ﴾ [يوسف: ۳۸] وَلَمْ يَذْكُرْ أَنَّ أَحَدًا خَالَفَ أَبَا بَكْرٍ فِي زَمَانِهِ وَأَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ مُتَوَابِرُونَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: يَرِثُنِي ابْنُ ابْنِي ذَوْنُ إِخْوَتِي، وَلَا أَرِثُ أَنَا ابْنَ ابْنِي وَيَذْكُرُ عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ، وَأَبْنِ مَسْعُودٍ وَزَيْدِ أَقَاوِيلَ مُخْتَلِفَةً.

ابو بکر، ابن عباس اور ابن زبیر رضی اللہ عنہم نے فرمایا کہ دادا باپ کی طرح ہے؟ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی ”اے آدم کے بیٹوں! اور میں نے اتباع کی ہے اپنے آباء ابراہیم، اسحاق اور یعقوب کی ملت کی“ اور اس کا ذکر نہیں ملتا کہ کسی نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے آپ کے زمانہ میں اختلاف کیا ہو حالانکہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کی تعداد اس زمانہ میں بہت تھی اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میرے وارث میرے پوتے ہوں گے۔ بھائی نہیں ہوں گے اور میں اپنے پوتوں کا وارث نہیں ہوں گا۔ عمر، علی، ابن مسعود اور زید رضی اللہ عنہم سے مختلف اقوال منقول ہیں۔

اس پر اتفاق ہے کہ باپ کے ہوتے دادا کو کچھ نہیں ملتا۔ اکثر علماء کے نزدیک دادا سب باتوں میں باپ کی طرح ہے۔ جب میت کا باپ موجود نہ ہو اور دادا موجود ہو۔ مگر چند باتوں میں فرق ہے ایک یہ کہ باپ سے حقیقی اور علاقائی بھائی محروم ہوتے ہیں اور دادا سے محروم نہیں ہوتے۔ دوسرے یہ کہ خاوند یا جورد اور باپ کے ساتھ مال کو مابقی کا ٹکٹ ملتا ہے۔ تیسرے یہ کہ دادی کو باپ کے ہوتے کچھ نہیں ملتا مگر دادا کے ہوتے وہ وارث ہوتی ہے۔ قسطلانی وغیرہ۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ولدا کو ایک ایک دو بھائیوں کے ساتھ تقاسم ہو گا اگر اس سے زیادہ ہوں تو دادا کو ٹکٹ مال دیا جائے گا اور اولاد کے ساتھ دادا کو چھٹا حصہ ملے گا۔ یہ داری نے نکالا اور ایک روایت میں ہے کہ دادا کے باب میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مختلف فیصلے کئے ہیں اور ابن ابی شیبہ اور محمد بن نصر نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نکالا کہ دادا کو چھ بھائیوں کے ساتھ ایک بھائی کے مثل حصہ دلایا اور عبداللہ بن مسعود سے داری نے نکالا کہ انہوں نے میت کے مال میں سے خاوند کو آدھا حصہ اور مال کو مابقی کا ٹکٹ یعنی کل مال کا سدس اور بھائی کو ایک حصہ اور دادا کو ایک حصہ دلایا اور زید بن ثابت سے عبدالرزاق نے نکالا کہ وہ ٹکٹ مال میں دادا کو بھائیوں کے ساتھ شریک کرتے جب ٹکٹ مال تک پہنچ جاتا تو دادا کو ایک ٹکٹ دلاتے اور مابقی بھائیوں کو اور علاقائی بھائی کے ساتھ دادا کا

مقاسمہ کرتے لیکن پھر وہ مال حقیقی بھائی کو دلا دیتے اور ماں کے ساتھ اخینی بھائی کو کچھ نہ دلاتے۔ قطلانی نے کہا دوسرے فقہاء نے زید کے خلاف کیا ہے۔ انہوں نے کہا حقیقی بھائی کے ہوتے علاقے کو کچھ نہ ملے گا تو مقاسمہ کی کیا ضرورت ہے (وحیدی)

(۶۷۳۷) ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا، کہا ہم سے وہیب نے بیان کیا، ان سے ابن طاؤس نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میراث اس کے حق دار تک پہنچا دو اور جو باقی رہ جائے وہ سب سے قریب والے مرد کو دے دو۔

۶۷۳۷- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا وَهْبٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْحَقُّوا الْفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا، فَمَا بَقِيَ فَلِأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرَ)).

[راجع: ۶۷۳۲]

(۶۷۳۸) ہم سے ابو عمر نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے عبد الوارث نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے ایوب نے بیان کیا، ان سے عکرمہ نے اور ان سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے جو یہ فرمایا ہے کہ اگر میں اس امت کے کسی آدمی کو ”خلیل“ بناتا تو ان کو (ابوبکر رضی اللہ عنہ کو) خلیل بناتا، لیکن اسلام کا تعلق ہی سب سے بہتر ہے تو اس میں آنحضرت ﷺ نے دادا کو باپ کے درجہ میں رکھا ہے۔

۶۷۳۸- حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا الْوَارِثُ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أَمَّا الَّذِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُهُ، وَلَكِنْ أَخُوهُ الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ - أَوْ قَالَ خَيْرٌ - فَإِنَّهُ أَنْزَلَهُ أَبَا - أَوْ قَالَ: فَضَاهُ أَبَا)). [راجع: ۴۶۷]

باب اولاد کے ساتھ خاوند کو

کیا ملے گا

(۶۷۳۹) ہم سے محمد بن یوسف نے بیان کیا، ان سے ورقاء نے بیان کیا، ان سے ابن ابی نجیح نے بیان کیا، ان سے عطاء نے اور ان سے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ پہلے مال کی اولاد مستحق تھی اور والدین کو وصیت کا حق تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس میں سے جو چاہا منسوخ کر دیا اور لڑکوں کو لڑکیوں کے دکن حق دیا اور والدین کو اور ان میں سے ہر ایک کو چھ حصے کا مستحق قرار دیا اور بیوی کو آٹھویں اور چوتھے حصہ کا حق دار قرار دیا اور شوہر کو آدھے یا چوتھائی کا حق دار قرار دیا۔

۱۰- باب میراث الزوج مع الولد

وغیرہ

۶۷۳۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ وَرْقَاءَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ الْمَالُ لِلْوَلَدِ وَكَانَتِ الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ، فَسَخَّ اللَّهُ مِنْ ذَلِكَ مَا أَحَبُّ فَجَعَلَ لِلذَّكَرِ مِثْلَ حَظِّ الْأُنثَيْنِ وَجَعَلَ لِلْأَبْوَنِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا السُّدُسَ، وَجَعَلَ لِلْمَرْأَةِ الثُّمَنَ وَالرُّبْعَ وَلِلزَّوْجِ الشُّطْرَ وَالرُّبْعَ.

[راجع: ۲۷۴۷]

۱۱- باب میراثِ المرأة والزَّوج

مَعَ الْوَلَدِ وَغَيْرِهِ

۶۷۴۰- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ: قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي جَبِينِ امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي لَحْيَانَ سَقَطَ مِثْنًا بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ ثُمَّ إِنَّ الْمَرْأَةَ الَّتِي قَضَى عَلَيْهَا بِالْفُرَّةِ تَوَلَّيْتُ فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَأَنَّ مِيرَاثَهَا لِبَيْتِهَا وَزَوْجِهَا وَأَنَّ الْعَقْلَ عَلَى عَصَبَتِهَا.

[راجع: ۵۷۵۸]

تَبَسُّمٌ

باب بیوی اور خاوند کو اولاد وغیرہ کے ساتھ کیا ملے گا

(۶۷۴۰) ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا، کہا ہم سے لیث نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے ابن المسیب نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے بنی لحیان کی ایک عورت ملیا بنت عویمر کے بچے کے بارے میں جو ایک عورت کی مار سے مردہ پیدا ہوا تھا کہ مارنے والی عورت کو خون بہا کے طور پر ایک غلام یا لونڈی ادا کرنے کا حکم فرمایا تھا۔ پھر وہ عورت بچہ گرانے والی جس کے متعلق آنحضرت ﷺ نے فیصلہ دیا تھا مرگئی تو آنحضرت ﷺ نے فیصلہ کیا کہ اس کی میراث اس کے لڑکوں اور شوہر کو دے دی جائے اور یہ دیت ادا کرنے کا حکم اس کے کنبہ والوں کو دیا تھا۔

مارنے والی عورت ام عقیقہ بنت مرواح تھی خطایا شبہ عمد کی دیت کنبہ والوں پر ہوتی ہے اس لئے دیت ادا کرنے کا حکم کنبہ والوں کو دیا۔ ترجمہ باب اس سے نکلا کہ آپ نے ترکہ عورت کے خاوند اور بیٹوں کو دلایا تو معلوم ہوا کہ خاوند اولاد کے ساتھ وارث ہوتا ہے اور جب خاوند اولاد کے ساتھ اپنی عورت کا وارث ہوا تو عورت بھی اولاد کے ساتھ اپنے خاوند کی وارث ہوگی (الحمد للہ آج مسجد الہدیٰ رانی بنور میں نظر ثانی کا کام یہاں تک پورا کیا گیا۔ یوم جمعہ ۱۳ شوال ۱۳۹۶ھ)

باب بیٹیوں کی موجودگی میں بہنیں عصبہ ہو جاتی ہیں

(۶۷۴۱) ہم سے بشر بن خالد نے بیان کیا، کہا ہم سے محمد بن جعفر نے بیان کیا، ان سے شعبہ بن حجاج نے، ان سے سلیمان اعمش نے، ان سے ابراہیم نخعی نے اور ان سے اسود بن یزید نے بیان کیا کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے رسول کریم ﷺ کے زمانہ میں ہمارے درمیان یہ فیصلہ کیا تھا کہ آدھا بیٹی کو ملے گا اور آدھا بن کو۔ پھر سلیمان نے جو اس حدیث کو روایت کیا تو اتنا ہی کہا کہ معاذ نے ہم کنبہ والوں کو یہ حکم دیا تھا یہ نہیں کہا کہ آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں۔

۱۲- باب میراثِ الأخواتِ مَعَ

النِّسَاءِ عَصَبَةٍ

۶۷۴۱- حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ الْأَسْوَدِ قَالَ: قَضَى لَنَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ النِّصْفَ لِلْأُنثَى، وَالنِّصْفَ لِلْأَخْتِ ثُمَّ قَالَ سُلَيْمَانُ: قَضَى لَنَا وَلَمْ يَذْكُرْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

[راجع: ۶۷۳۴]

(۶۷۴۲) ہم سے عمرو بن عباس نے بیان کیا، کہا ہم سے عبدالرحمن

۶۷۴۲- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ، حَدَّثَنَا

بن مہدی نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان ثوری نے بیان کیا، ان سے ابو قیس (عبدالرحمن بن غروان) نے، ان سے ہزبل بن شرحبیل نے بیان کیا اور ان سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم ﷺ کے فیصلہ کے مطابق اس کا فیصلہ کروں گا۔ لڑکی کو آدھا، پوتی کو چھٹا اور جو باقی بچے بہن کا حصہ ہے۔

باب بہنوں اور بھائیوں کو کیا ملے گا

(۶۷۴۳) ہم سے عبدان عبداللہ بن عثمان نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی، کہا ہم کو شعبہ بن حجاج نے خبر دی، ان سے محمد بن منکدر نے بیان کیا، انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ میرے گھر تشریف لائے اور میں بیمار تھا۔ آنحضرت ﷺ نے پانی منگوایا اور وضو کیا۔ پھر اپنے وضو کے پانی سے مجھ پر چھینٹاؤ الا تو مجھے ہوش آگیا۔ میں نے آنحضرت ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ! میری بہنیں ہیں؟ اس پر میراث کی آیت نازل ہوئی۔

باب سورہ نساء میں اللہ کا یہ فرمان کہ لوگ وراثت کے

بارے میں آپ سے فتویٰ پوچھتے ہیں

آپ کہہ دیجئے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں کالہ کے متعلق یہ حکم دیتا ہے کہ اگر کوئی شخص مرجائے اور اس کے کوئی اولاد نہ ہو اور اس کی بہنیں ہوں تو بہن کو ترکہ کا آدھا ملے گا۔ اسی طرح یہ شخص اپنی بہن کا وارث ہو گا اگر اس کا کوئی بیٹا نہ ہو۔ پھر اگر بہنیں دو ہوں تو وہ دو تہائی ترکہ سے پائیں گی اور اگر بھائی بہن سب ملے جلے ہوں تو مرد کو دہرا حصہ اور عورت کو اکرا حصہ ملے گا۔ اللہ تعالیٰ تمہارے لئے بیان کرتا ہے کہ کہیں تم گمراہ نہ ہو جاؤ اور اللہ ہر چیز کو جاننے والا ہے۔“

(۶۷۴۴) ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے بیان کیا، ان سے اسرائیل نے، ان سے ابواسحاق نے، ان سے براء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آخری

عَبْدُ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ، عَنْ هُزَيْلٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: لَا قِصْبَيْنِ فِيهَا بِقِصَاءِ النَّبِيِّ ﷺ أَوْ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لِلْأَبْنَةِ النِّصْفُ، وَلِلْأَبْنَةِ الْإِبْنِ السُّدُسُ، وَمَا بَقِيَ فَلِلْأُخْتِ)).

[راجع: ۶۷۳۶]

۱۳- باب ميراث الأخوات والإخوة
۶۷۴۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ غُفَمَانَ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ﷺ قَالَ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ وَأَنَا مَرِيضٌ، فَدَعَا بَوْضُوءَ فَتَوَضَّأَ، ثُمَّ نَضَحَ عَلَيَّ مِنْ وَضُوئِهِ، فَأَلْفَقْتُ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا لِي أَخَوَاتٌ فَتَزَلَّتْ آيَةُ الْفَرَائِضِ. [راجع: ۱۹۴]

۱۴- باب

يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ إِنْ امْرُؤٌ هَلَكَ لَيْسَ لَهُ وَلَدٌ وَلَهُ أُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ وَهُوَ يَرِثُهَا إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهَا وَلَدٌ إِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الشُّلُّانُ مِمَّا تَرَكَ وَإِنْ كَانُوا إِخْوَةً رِجَالًا وَنِسَاءً فَلِلَّذَكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثَيْنِ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ أَنْ تَضِلُّوا وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ [النساء: ۱۷۶].

۶۷۴۴- حَدَّثَنَا عُيَيْنَةُ بْنُ مُوسَى، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ الْبَرَاءِ

آیت (میراث کی) سورہ نساء کے آخر کی آیتیں نازل ہوئیں کہ ”آپ سے فتویٰ پوچھتے ہیں، کہہ دیجئے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں کلالہ کے بارے میں فتویٰ دیتا ہے۔“

باب اگر کوئی عورت مرجائے اور اپنے دو چچا زاد بھائی چھوڑ جائے ایک تو ان میں سے اس کا اختیابی بھائی ہو، دوسرا اس کا خاوند ہو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا خاوند کو آدھا حصہ ملے گا اور اختیابی بھائی کو چھٹا حصہ (بموجب فرض کے) پھر جو مال بچ رہے گا یعنی ایک ٹکٹ وہ دونوں میں برابر تقسیم ہو گا (کیونکہ دونوں عصبہ ہیں)

(۶۷۴۵) ہم سے محمود نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم کو اسراہیل نے خبر دی، انہیں ابو حصین نے، انہیں ابو صالح نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں مسلمانوں کا خود ان کی ذات سے بھی زیادہ ولی ہوں۔ پس جو شخص مرجائے اور مال چھوڑ جائے تو وہ اس کے وارثوں کا حق ہے اور جس نے بیوی بچے چھوڑے ہوں یا قرض ہو، تو میں ان کا ولی ہوں، ان کے لئے مجھ سے مانگا جائے۔

(۶۷۴۶) ہم سے امیہ بن بسطام نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے یزید بن زریع نے بیان کیا، ان سے روح نے بیان کیا، ان سے عبد اللہ بن طاؤس نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میراث اس کے وارثوں تک پہنچا دو اور جو کچھ اس میں سے بچ رہے وہ قریبی عزیز مرد کا حق ہے۔

باب ذوی الارحام

یعنی رشتہ داروں کے بیان میں جو نہ عصبہ ہیں نہ ذوی الفروض ہیں جیسے ماموں، خالہ، نانا، نواسا، بھانجا۔

(۶۷۴۷) مجھ سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ میں نے ابو اسامہ سے پوچھا کیا آپ سے اور میں نے بیان کیا تھا، ان

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: آخِرُ آيَةٍ نَزَلَتْ خَاتِمَةُ سُورَةِ النِّسَاءِ: ﴿يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفَيِّكُم مَّا يَكُونُ لَكُمْ﴾. [راجع: ۴۳۶۴]

۱۵- باب ابْنِي عَمٍّ أَحَدَهُمَا أَخٌ

لِلْأُمِّ، وَالْآخَرُ زَوْجٌ

وَقَالَ عَلِيٌّ: لِلزَّوْجِ النِّصْفُ وَلِلْأَخِ مِنَ الْأُمِّ السُّدُسُ، وَمَا بَقِيَ بَيْنَهُمَا يَصْفَانِ.

۶۷۴۵- حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ، أَخْبَرَنَا عُثَيْدُ اللَّهِ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَنَا أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ، فَمَنْ مَاتَ وَتَرَكَ مَالًا فَمَالُهُ لِمَوَالِي الْعَصَبَةِ، وَمَنْ تَرَكَ كَلًّا أَوْ ضَيَاعًا فَأَنَا وَلِيُّهُ فَلَاذْعَى لَهُ)).

[راجع: ۲۲۹۶]

۶۷۴۶- حَدَّثَنَا أُمِّيَةُ بْنُ بَسْطَامٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، عَنْ رَوْحٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْحَقُّوْا الْفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا فَمَا تَرَكَتِ الْفَرَائِضُ، فَلَأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرَ)). [راجع: ۶۷۳۲]

۱۶- باب ذَوِي الْأَرْحَامِ

۶۷۴۷- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ قُلْتُ لِأَبِي أَسَامَةَ حَدَّثَكُمْ إِذْ رِيسُ، حَدَّثَنَا

سے طلحہ نے بیان کیا، ان سے سعید بن جبیر نے بیان کیا اور ان سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ”ولکل جعلنا موالی اور“ والذین عقدت ایمانکم“ کے متعلق بتلایا کہ مہاجرین جب مدینہ آئے تو ذوی الارحام کے علاوہ انصار و مہاجرین بھی ایک دوسرے کی وراثت پاتے تھے اس بھائی چارگی کی وجہ سے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے درمیان کرائی تھی، پھر جب آیت ”جعلنا موالی“ نازل ہوئی تو فرمایا کہ اس نے ”والذین عقدت ایمانکم“ کو منسوخ کر دیا۔

طَلْحَةُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ: ﴿وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِي﴾ ﴿وَالَّذِينَ عَقَدْتَ أَيْمَانُكُمْ﴾ [النساء : ۳۳] قَالَ: كَانَ الْمُهَاجِرُونَ حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ يَرِثُ الْأَنْصَارِيُّ الْمُهَاجِرِيَّ ذُوْنَ دَوِي رَحِمِهِ لِلْأُخُوَّةِ الَّتِي أَخِي النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَهُمْ فَلَمَّا نَزَلَتْ: ﴿وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِي﴾ قَالَ نَسَخْتَهَا ﴿وَالَّذِينَ عَقَدْتَ أَيْمَانُكُمْ﴾.

[راجع: ۲۲۹۲]

باب لعان کرنے والی عورت اپنے بچہ کی وارث ہوگی

۱۷- باب ميراث الملاءنة

لیکن اس کا خاوند بچے کے مال کا وارث نہ ہوگا۔

(۶۷۴۸) مجھ سے یحییٰ بن قزعة نے بیان کیا، کہا ہم سے مالک نے بیان کیا، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ ایک شخص نے اپنی بیوی سے نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں لعان کیا اور اس کے بچہ کو اپنا بچہ ماننے سے انکار کر دیا تو آنحضرت ﷺ نے دونوں کے درمیان جدائی کرادی اور بچہ عورت کو دے دیا۔

۶۷۴۸- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا لَأَعَْنَ امْرَأَتَهُ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَانْتَفَى مِنْ وَلَدِهَا فَفَرَّقَ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَهُمَا وَالْحَقُّ وَالْوَلَدُ بِالْمَرْأَةِ.

[راجع: ۴۷۴۸]

باب بچہ اسی کا کہلائے گا جس کی بیوی

۱۸- باب الولد للفراش حرة

یا لونڈی سے وہ پیدا ہو

كَانَتْ أَوْ أَمَةً

اور زنا کرنے والے پر پھر نہیں گے۔

(۶۷۴۹) ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا، کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی، انہیں ابن شہاب نے، انہیں عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ عتبہ اپنے بھائی سعد رضی اللہ عنہ کو وصیت کر گیا تھا کہ زعمہ کی کنیز کا لڑکا میرا ہے اور اسے اپنی پرورش میں لے لینا۔ فتح مکہ کے سال سعد رضی اللہ عنہ نے اسے لینا چاہا اور کہا کہ میرے بھائی کا لڑکا ہے اور اس نے مجھے اس کے بارے میں وصیت کی تھی۔ اس پر عبد بن

۶۷۴۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ عَتَبَةُ عَهْدًا إِلَى أَخِيهِ سَعْدٍ أَنَّ ابْنَ وَلِيدَةٍ زَمْعَةَ مَنِ فَاغْبِضْهُ إِلَيْكَ، فَلَمَّا كَانَ عَامَ الْفَتْحِ أَخَذَهُ سَعْدٌ فَقَالَ: ابْنُ أَخِي

زعمہؓ کھڑے ہوئے اور کہا کہ یہ میرا بھائی ہے اور میرے باپ کی لونڈی کا لڑکا ہے، اس کے بستر پر پیدا ہوا ہے۔ آخر یہ دونوں یہ معاملہ رسول کریم ﷺ کے پاس لے گئے تو سعدؓ نے کہا، یا رسول اللہ! یہ میرے بھائی کا لڑکا ہے اس نے اس کے بارے میں مجھے وصیت کی تھی۔ عبد بن زعمہ نے کہا کہ میرا بھائی ہے، میرے باپ کی باندی کا لڑکا اور باپ کے بستر پر پیدا ہوا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا عبد بن زعمہ! یہ تمہارے پاس رہے گا، لڑکا بستر کا حق ہے اور زانی کے حصہ میں پتھر ہیں۔ پھر سودہ بنت زعمہؓ نے اس سے کہا کہ اس لڑکے سے پردہ کیا کر کیونکہ عتبہ کے ساتھ اس کی شہادت آپؐ نے دیکھ لی تھی۔ چنانچہ پھر اس لڑکے نے ام المؤمنین کو اپنی وفات تک نہیں دیکھا۔

(۶۷۵۰) ہم سے مسدد نے بیان کیا، کہا ان سے یحییٰ نے، ان سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے محمد بن زیاد نے بیان کیا، انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لڑکا بستر والے کا حق ہوتا ہے۔

باب غلام لونڈی کا ترکہ وہی لے گا جو اسے آزاد کرے

اور جو لڑکا راستہ میں پڑا ہوا ملے اس کا وارث کون ہو گا اس کا بیان حضرت عمرؓ نے کیا کہ جو لڑکا پڑا ہوا ملے اور اس کے مال باپ نہ معلوم ہوں تو وہ آزاد ہو گا۔

(۶۷۵۱) ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے حکم نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے اسود نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے بریرہؓ کو خریدنا چاہا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ انہیں خرید لے، ولاء تو اس کے ساتھ قائم ہوتی ہے جو آزاد کر دے اور بریرہؓ کو ایک بکری ملی، تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ یہ ان کے لئے صدقہ تھی لیکن ہمارے لئے ہدیہ ہے۔ حکم نے بیان کیا کہ ان کے شوہر آزاد تھے۔ حکم کا قول

عَهْدَ إِلَيَّ فِيهِ، فَقَامَ عَبْدُ بَنُ زَمْعَةَ فَقَالَ: أَخِي وَابْنُ وَلِيدَةِ أَبِي وَلَدَ عَلَى فِرَاشِهِ فَتَسَاوَفَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ سَعْدُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْنُ أَخِي قَدْ كَانَ عَهْدَ إِلَيَّ فِيهِ، فَقَالَ عَبْدُ بَنُ زَمْعَةَ: أَخِي وَابْنُ وَلِيدَةِ أَبِي وَلَدَ عَلَى فِرَاشِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بَنُ زَمْعَةَ، الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ، وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ))، ثُمَّ قَالَ لِسَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ: ((اخْتَجِبِي مِنْهُ)) لِمَا رَأَى مِنْ شَبَهِهِ بَعْتَبَةَ لَمَّا رَأَاهَا حَتَّى لَقِيَ اللَّهَ.

[راجع: ۶۰۵۳]

۶۷۵۰- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْوَلَدُ لِصَاحِبِ الْفِرَاشِ)). [طرفه في: ۶۸۱۸].

۱۹- باب الولاء لمن أعتق

وَمِيرَاثُ اللَّقِيطِ

وَقَالَ عُمَرُ: اللَّقِيطُ حُرٌّ.

۶۷۵۱- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: اشْتَرَيْتُ بَرِيرَةَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اشْتَرِيهَا فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ)) وَأَهْدَيْتُ لَهَا شَاةً فَقَالَ ((هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ، وَلَنَا هَدِيَّةٌ)) قَالَ الْحَكَمُ وَكَانَ زَوْجُهَا حُرًّا، وَقَوْلُ الْحَكَمِ مُرْسَلٌ

مرسل منقول ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ میں نے انہیں غلام دیکھا تھا۔

(۶۷۵۲) ہم سے اسماعیل بن عبد اللہ نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ مجھ سے مالک نے بیان کیا، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ولاء اسی کے ساتھ قائم ہوتی ہے جو آزاد کر دے۔

باب سائبہ وہ غلام یا لونڈی جس کو مالک آزاد کر دے اور کہہ دے کہ تیری ولاء کا حق کسی کو نہ ملے گا ۱

یہ ماخوذ ہے اس سائبہ جانور سے جسے مشرکین اپنے بچوں کے نام پر چھوڑ دیا کرتے تھے اسے ہندی میں سائبہ کہتے ہیں۔

(۶۷۵۳) ہم سے قبیصہ بن عقبہ نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا، ان سے ابو قیس نے، ان سے ہزبل نے اور ان سے عبد اللہ نے، حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا مسلمان سائبہ نہیں بناتے اور دور جاہلیت میں مشرکین سائبہ بناتے تھے۔

(۶۷۵۴) ہم سے موسیٰ نے بیان کیا، کہا ہم سے ابو عوانہ نے بیان کیا، ان سے منصور نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے اسود نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ بریرہ رضی اللہ عنہا کو انہوں نے آزاد کرنے کی غرض سے خریدنا چاہا، لیکن ان کے مالکوں نے اپنے ولاء کی شرط لگا دی۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا، یا رسول اللہ! میں نے آزاد کرنے کے لئے بریرہ کو خریدنا چاہا لیکن ان کے مالکوں نے اپنے لئے ان کی ولاء کی شرط لگا دی ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ انہیں آزاد کر دے، ولاء تو آزاد کرنے والے کے ساتھ قائم ہوتی ہے۔ بیان کیا کہ پھر میں نے انہیں خریدا اور آزاد کر دیا اور میں نے بریرہ کو اختیار دیا (کہ چاہیں تو شوہر کے ساتھ رہ سکتی ہیں ورنہ علیحدہ بھی ہو سکتی ہیں) تو انہوں نے شوہر سے علیحدگی کو پسند کیا اور کہا کہ مجھے اتنا اتنا مال بھی دیا جائے تو میں پہلے شوہر کے ساتھ نہیں رہوں گی۔ اسود نے بیان کیا کہ ان کے شوہر آزاد تھے۔ اسود کا قول منقطع ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول صحیح

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : رَأَيْتُهُ عَبْدًا .

[راجع: ۴۵۶]

۶۷۵۲- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْطَى)). [راجع: ۲۱۵۶]

۲۰- باب ميراث السائبة

۶۷۵۳- حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ، عَنْ هُزَيْلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: إِنَّ أَهْلَ الْإِسْلَامِ لَا يُسَيِّبُونَ، وَإِنَّ أَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ كَانُوا يُسَيِّبُونَ.

۶۷۵۴- حَدَّثَنَا مُوسَى، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا اشْتَرَتْ بَرِيرَةَ لِتُعْفِقَهَا وَاشْتَرَطَ أَهْلُهَا وَلَاءَهَا فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي اشْتَرَيْتُ بَرِيرَةَ لِأُعْفِقَهَا، وَإِنَّ أَهْلَهَا يَشْتَرِطُونَ وَلَاءَهَا فَقَالَ: ((أُعْفِقِهَا فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْطَى)) أَوْ قَالَ: ((أَعْطَى الثَّمَنَ)) قَالَ فَاشْتَرَيْتُهَا فَأُعْفِقْتُهَا قَالَ: فَاخْتَرْتُهَا فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا وَقَالَتْ: لَوْ أُعْطِيتُ كَذَا وَكَذَا مَا كُنْتُ مَعَهُ، قَالَ الْأَسْوَدُ: وَكَانَ زَوْجُهَا حُرًّا. قَوْلُ الْأَسْوَدِ: مُنْقَطِعٌ، وَقَوْلُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَأَيْتُهُ

ہے کہ میں نے انہیں غلام دیکھا۔

باب جو غلام اپنے اصلی مالکوں کو چھوڑ کر دوسروں کو مالک

بنائے (ان سے مولاۃ کرے) اس کے گناہ کا بیان

(۶۷۵۵) ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا، کہا ہم سے جریر نے بیان کیا، ان سے اعمش نے، ان سے ابراہیم تہی نے، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بتلایا کہ ہمارے پاس کوئی کتاب نہیں ہے جسے ہم پڑھیں، سوا اللہ کی کتاب قرآن کے اور اس کے علاوہ یہ صحیفہ بھی ہے۔ بیان کیا کہ پھر وہ صحیفہ نکالا تو اس میں زخموں (کے قصاص) اور اونٹوں کی زکوٰۃ کے مسائل تھے۔ راوی نے بیان کیا کہ اس میں یہ بھی تھا کہ عیر سے ثور تک مدینہ حرم ہے جس نے اس دین میں کوئی نئی بات پیدا کی یا نئی بات کرنے والے کو پناہ دی تو اس پر اللہ اور فرشتوں اور انسانوں سب کی لعنت ہے اور قیامت کے دن اس کا کوئی نیک عمل مقبول نہ ہو گا اور جس نے اپنے مالکوں کی اجازت کے بغیر دوسرے لوگوں سے مولات قائم کر لی تو اس پر فرشتوں اور انسانوں سب کی لعنت ہے، قیامت کے دن اس کا کوئی نیک عمل مقبول نہ ہو گا اور مسلمانوں کا ذمہ (قول و قرار) کسی کو پناہ دینا وغیرہ) ایک ہے۔ ایک ادنیٰ مسلمان کے پناہ دینے کو بھی قائم رکھنے کی کوشش کی جائے گی۔ پس جس نے کسی مسلمان کی دی ہوئی پناہ کو توڑا، اس پر اللہ کی، فرشتوں اور انسانوں سب کی لعنت ہے قیامت کے دن اس کا کوئی نیک عمل قبول نہیں کیا جائے گا۔

(۶۷۵۶) ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے سفیان

نے بیان کیا، ان سے عبد اللہ بن دینار نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ولاء کے تعلق کو بیچنے، اس کو بہہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔

باب جب کوئی کسی مسلمان کے ہاتھ پر اسلام لائے تو وہ اس

عَنْدًا أَصَحَّ. [راجع: ۴۵۶]

۲۱- باب إِنْهُمْ مَنْ تَبَرَّأَ

مِنْ مَوَالِيهِ

۶۷۵۵- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَا عِنْدَنَا كِتَابٌ نَقْرُوهُ إِلَّا كِتَابُ اللَّهِ غَيْرَ هَذِهِ الصَّحِيفَةِ قَالَ: فَأَخْرَجَهَا فَإِذَا فِيهَا أَشْيَاءٌ مِنَ الْجَرَاحَاتِ وَأَسْنَانِ الْإِبِلِ قَالَ: وَفِيهَا الْمَدِينَةُ حَرَمٌ مَا بَيْنَ غَيْرِ إِلَى ثَوْرٍ، فَمَنْ أَخَذَتْ فِيهَا حَدَثًا أَوْ آوَى مُحَدَّثًا، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يَقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ، وَمَنْ وَالَى قَوْمًا بِغَيْرِ إِذْنٍ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يَقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ، وَذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ يَسْعَى بِهَا أَذْنَاهُمْ، فَمَنْ أَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يَقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ.

[راجع: ۱۱۱]

۶۷۵۶- حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ،

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هَبْتِهِ. [راجع: ۲۵۳۵]

۲۲- باب إِذَا أَسْلَمَ عَلَى يَدَيْهِ

کا وارث ہوتا ہے یا نہیں اور امام حسن بصری اس کے ساتھ ولاء کے تعلق کو درست نہیں سمجھتے تھے اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ولاء اس کے ساتھ قائم ہوگی جو آزاد کرے اور تمیم بن اوس داری سے منقول ہے، انہوں نے مرفوعاً روایت کی کہ وہ زندگی اور موت دونوں حالتوں میں سب لوگوں سے زیادہ اس پر حق رکھتا ہے لیکن اس حدیث کی صحت میں اختلاف ہے۔

(۶۷۵۷) ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا، ان سے امام مالک رحمہ اللہ نے بیان کیا، ان سے نافع نے، ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک کنیز کو آزاد کرنے کے لئے خریدنا چاہا تو کنیز کے مالکوں نے کہا کہ ہم بیچ سکتے ہیں لیکن ولاء ہمارے ساتھ ہوگی۔ ام المؤمنین نے اس کا ذکر رسول اللہ ﷺ سے کیا تو آپ نے فرمایا اس شرط کو مانع نہ بنے دو، ولاء ہمیشہ اسی کے ساتھ قائم ہوتی ہے جو آزاد کرے۔

(۶۷۵۸) ہم سے محمد نے بیان کیا، کہا ہم کو جریر نے خبر دی، انہیں منصور نے، انہیں ابراہیم نے، انہیں اسود نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے جریر کو خریدنا چاہا تو ان کے مالکوں نے شرط لگائی کہ ولاء ان کے ساتھ قائم ہوگی۔ میں نے اس کا تذکرہ نبی کریم ﷺ سے کیا تو آپ نے فرمایا کہ انہیں آزاد کر دو، ولاء قیمت ادا کرنے والے ہی کے ساتھ قائم ہوتی ہے۔ بیان کیا کہ پھر میں نے آزاد کر دیا۔ پھر انہیں آنحضرت ﷺ نے بلایا اور ان کے شوہر کے معاملہ میں اختیار دیا۔ انہوں نے کہا کہ اگر مجھے یہ یہ چیزیں بھی دے دے تو میں اس کے ساتھ رات گزارنے کے لئے تیار نہیں۔ چنانچہ انہوں نے شوہر سے آزادی کو پسند کیا۔

باب ولاء کا تعلق عورت کے ساتھ قائم ہو سکتا ہے

(۶۷۵۹) ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے ہمام نے بیان کیا، ان سے نافع نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان

وَكَانَ الْحَسَنُ لَا يَرَى لَهُ وَلَايَةً. وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ)) وَيَذْكُرُ عَنْ تَمِيمِ الدَّارِيِّ رَفَعَهُ قَالَ: هُوَ أَوْلَى النَّاسِ بِمَحْيَاهُ وَمَمَاتِهِ، وَاخْتَلَفُوا فِي صِحَّةِ هَذَا الْخَبَرِ.

۶۷۵۷- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عَائِشَةَ أُمَ الْمُؤْمِنِينَ أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ جَارِيَةً تُغْتَفِقُهَا فَقَالَ أَهْلُهَا: نَبِيعُكُمَا عَلَى أَنْ وَلَاءَهَا لَنَا، فَذَكَرَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ ((لَا يَمْنَعُكَ ذَلِكَ، فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ)). [راجع: ۲۱۵۶]

۶۷۵۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: اشْتَرَيْتُ بَرِيرَةَ فَاشْتَرَطَ أَهْلُهَا وَلَاءَهَا، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((أَغْنِيهَا فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْطَى الْوَرِقَ)) قَالَتْ: فَأَغْنَيْتُهَا قَالَتْ: فَذَعَاها رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَخَيَّرَهَا مِنْ زَوْجِهَا فَقَالَتْ: لَوْ أَعْطَانِي كَذَا وَكَذَا مَا بَتُّ عَنْدَهُ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا.

[راجع: ۴۵۶]

۲۳- باب مَا يَرِثُ النِّسَاءُ مِنَ الْوَلَاءِ

۶۷۵۹- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ

کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بریرہ رضی اللہ عنہا کو خریدنا چاہا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ یہ لوگ ولاء کی شرط لگاتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ خرید لو، ولاء تو اسی کے ساتھ قائم ہوتی ہے جو آزاد کرے۔ (آزاد کرائے)

(۶۷۶۰) ہم سے ابن سلام نے بیان کیا، کہا ہم کو وکیع نے خبر دی، انہیں سفیان نے، انہیں منصور نے، انہیں ابراہیم نے، انہیں اسود نے، اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ولاء اس کے ساتھ قائم ہوگی جو قیمت دے اور احسان کرے۔ (آزاد کر کے)

باب جو شخص کسی قوم کا غلام ہو آزاد کیا گیا وہ اسی قوم میں شمار ہوگا۔ اسی طرح کسی قوم کا بھانجا بھی اسی قوم میں داخل ہوگا

(۶۷۶۱) ہم سے آدم نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے معاویہ بن قرہ اور قتادہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کسی گھرانے کا غلام اسی کا ایک فرد ہوتا ہے، ”او کما قال“

(۶۷۶۲) ہم سے ابو الولید نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کسی گھرانے کا بھانجا اس کا ایک فرد ہے (منہم یا من انفسہم کے الفاظ فرمائے)

باب اگر کوئی وارث کافروں کے ہاتھ قید ہو گیا ہو تو اس کو ترکہ میں سے حصہ ملے گا یا نہیں امام بخاری رحمہ اللہ نے کہا کہ شریعہ قاضی قیدی کو ترکہ دلاتے تھے اور کہتے تھے کہ وہ تو اور زیادہ محتاج ہے۔ اور حضرت عمر بن عبد العزیز نے کہا کہ قیدی کی وصیت اور اس کی آزادی اور جو کچھ وہ اپنے مال میں تصرف کرتا ہے وہ نافذ ہوگی جب تک وہ اپنے دین سے نہیں پھرتا کیونکہ وہ مال اسی کا مال رہتا ہے

عَنْهَا قَالَ: أَرَادَتْ عَائِشَةُ أَنْ تَشْتَرِيَ بِرِيرَةَ فَقَالَتْ لِلنَّبِيِّ ﷺ: ((إِنَّهُمْ يَشْتَرِطُونَ الْوَلَاءَ؟)) فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اشْتَرِ بِهَا فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ)). [راجع: ۲۱۵۶]

۶۷۶۰- حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ، أَخْبَرَنَا وَكَيْعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْطَى الْوَرَقَ وَلِئِي النِّعْمَةِ)). [راجع: ۴۵۶]

۲۴- بَابُ مَوْلَى الْقَوْمِ مِنَ أَنْفُسِهِمْ وَابْنُ الْأَخْتِ مِنْهُمْ

۶۷۶۱- حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةَ وَقَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ)) أَوْ كَمَا قَالَ.

۶۷۶۲- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((ابْنُ أَخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ أَوْ مِنْ أَنْفُسِهِمْ)). [راجع: ۳۱۴۶]

۲۵- بَابُ مِيرَاثِ الْأَسِيرِ

قَالَ: وَكَانَ شَرِيحٌ يُورِثُ الْأَسِيرَ فِي أَيْدِي الْعَدُوِّ وَيَقُولُ: هُوَ أَخَوُجُ إِلَيْهِ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ: أَجَزُ وَصِيَّةِ الْأَسِيرِ وَغَنَائِلُهُ، وَمَا صَنَعَ فِي مَالِهِ مَا لَمْ يَتَغَيَّرْ عَنْ دِينِهِ، فَإِنَّمَا هُوَ مَالُهُ يَصْنَعُ فِيهِ مَا يَشَاءُ.

وہ اس میں جس طرح چاہے تصرف کر سکتا ہے۔

(۶۷۶۳) ہم سے ابو الولید نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے عدی نے، ان سے ابو حازم نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس نے مال چھوڑا (اپنی موت کے بعد) وہ اس کے وارثوں کا ہے اور جس نے قرض چھوڑا ہے وہ ہمارے ذمہ ہے۔

ہے۔

[راجع: ۲۲۹۸]

یہ النبی اولی بالمومنین من انفسہم کے تحت آپ نے فرمایا۔

باب مسلمان کافر کا وارث نہیں ہو سکتا اور نہ کافر مسلمان کا اور اگر میراث کی تقسیم سے پہلے اسلام لایا تب بھی میراث میں اس کا حق نہیں ہوگا

۲۶- باب لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ وَإِذَا أَسْلَمَ قَبْلَ أَنْ يُقَسَّمَ الْمِيرَاثُ فَلَا مِيرَاثَ لَهُ.

جب کہ مورث کے مرتے وقت وہ کافر ہو۔

(۶۷۶۴) ہم سے ابو عاصم نے بیان کیا، ان سے ابن جریج نے بیان کیا، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، ان سے علی بن حسین نے بیان کیا، ان سے عمر بن عثمان نے بیان کیا اور ان سے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا مسلمان باپ کافر بیٹے کا وارث نہیں ہوتا اور نہ کافر بیٹا مسلمان باپ کا۔

۶۷۶۴- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ، وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ)). [راجع: ۱۰۸۸]

باب اگر کسی کا غلام نصرانی ہو یا مکاتب نصرانی ہو وہ مرجائے تو اس کا مال اس کے مالک کو ملے گا۔ نہ بطریق وارثت بلکہ بوجہ غلامی و مملوکی اور جو شخص بلا وجہ اپنے بچہ کو کئے کہ یہ میرا بچہ نہیں اس کا گناہ

۲۷- باب مِيرَاثِ الْعَبْدِ النَّصْرَانِيِّ وَمُكَاتِبِ النَّصْرَانِيِّ، وَإِلَهُم مِّنْ اتَّقَىٰ مِنْ وَلَدِهِ

باب جو کسی شخص کو اپنا بھائی یا بھتیجا ہونے کا دعویٰ کرے (۶۷۶۵) ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے لیث نے بیان کیا، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ سعد بن ابی وقاص اور عبد بن

۲۸- باب مَن ادَّعَىٰ أَحَا أَوْ ابْنَ أَحٍ. ۶۷۶۵- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ:

زمعه رضی اللہ عنہ کا ایک لڑکے کے بارے میں بھگڑا ہوا۔ سعد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ! یہ میرے بھائی عتبہ بن ابی وقاص کا لڑکا ہے، اس نے مجھے وصیت کی تھی کہ یہ اس کا لڑکا ہے آپ اس کی مشابہت اس میں دیکھئے اور عبد بن زمعه نے کہا کہ میرا بھائی ہے یا رسول اللہ! میرے والد کے بستر پر ان کی لونڈی سے پیدا ہوا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے لڑکے کی صورت دیکھی تو اس کی عتبہ کے ساتھ صاف مشابہت واضح تھی، لیکن آپ نے فرمایا عبد! لڑکا بستر والے کا ہوتا ہے اور زانی کے حصہ میں پتھر ہیں اور ابے سودہ بنت زمعه! (ام المؤمنین رضی اللہ عنہا) اس لڑکے سے پردہ کیا کر چنانچہ پھر اس لڑکے نے ام المؤمنین کو نہیں دیکھا۔

باب جس نے اپنے باپ کے سوا کسی اور کا بیٹا ہونے کا دعویٰ کیا، اس کے گناہ کا بیان

(۶۷۶۶) ہم سے مسدد نے بیان کیا، کہا ہم سے خالد نے بیان کیا یہ ابن عبد اللہ ہیں، کہا ہم سے خالد نے بیان کیا، ان سے ابو عثمان نے اور ان سے سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا، آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جس نے اپنے باپ کے سوا کسی اور کے بیٹے ہونے کا دعویٰ کیا یہ جانتے ہوئے کہ وہ اس کا باپ نہیں ہے تو جنت اس پر حرام ہے۔

(۶۷۶۷) پھر میں نے اس کا تذکرہ ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کیا تو انہوں نے کہا اس حدیث کو آنحضرت ﷺ سے میرے دونوں کانوں نے بھی سنا ہے اور میرے دل نے اس کو محفوظ رکھا ہے۔

(۶۷۶۸) ہم سے اصعب بن الفرج نے بیان کیا، کہا ہم سے ابن وہب نے بیان کیا، کہا کہ مجھ کو عمرو نے خبر دی، انہیں جعفر بن ربیعہ نے، انہیں عراق نے اور انہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اپنے باپ کا کوئی انکار نہ کرے کیونکہ جو اپنے باپ سے منہ

اِخْتَصَمَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ وَعَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ لِي غُلَامٍ فَقَالَ سَعْدُ: هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْنُ أَخِي عُتْبَةَ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَهْدَ إِلَيَّ أَنَّهُ ابْنُهُ أَنْظُرْ إِلَيَّ شَبْهَهُ وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ: هَذَا أَخِي يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَدَ عَلِيٍّ لِفَرَّاشِ أَبِي مِنْ وَلِيدَتِهِ، فَنَظَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى شَبْهِهِ فَرَأَى شَبْهًا بَيْنًا بَعْثَةً، فَقَالَ ((هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ، الْوَلَدُ لِلْفَرَّاشِ، وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ وَاجْتَنِبِي مِنْهُ يَا سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ)) قَالَتْ: فَلَمْ يَرَ سَوْدَةَ قَطُّ.

[راجع: ۲۰۵۳]

۲۹- باب مَنْ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ.

۶۷۶۶- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ أَبِي غُثْمَانَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ رَضِيٍّ أَنَّ اللَّهَ عَنهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ ادَّعَى غَيْرَ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ غَيْرُ أَبِيهِ، فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ)). [راجع: ۴۳۲۶]

۶۷۶۷- فَذَكَرْتُهُ لِأَبِي بَكْرَةَ فَقَالَ: وَأَنَا سَمِعْتُهُ أُذْنَيَّ وَوَعَاةَ قَلْبِي مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. [راجع: ۴۳۲۷]

۶۷۶۸- حَدَّثَنَا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي عُمَرُو عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ عِرَاكِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا تَرْغَبُوا عَنْ آبَائِكُمْ،

موڑتا ہے (اور اپنے کو دوسرے کا بیٹا ظاہر کرتا ہے تو) یہ کفر ہے۔

باب کسی عورت کا دعویٰ کرنا کہ یہ بچہ میرا ہے

(۶۷۶۹) ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا، کہا ہم کو شعیب نے خبر دی، کہا کہ ہم سے ابو الزناد نے بیان کیا، ان سے عبدالرحمن نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، دو عورتیں تھیں اور ان کے ساتھ ان کے دو بچے بھی تھے، پھر بھیڑیا آیا اور ایک بچے کو اٹھا کر لے گیا اس نے اپنی ساتھی عورت سے کہا کہ بھیڑیا تیرے بچے کو لے گیا ہے، دوسری عورت نے کہا کہ وہ تو تیرا بچہ لے گیا ہے۔ وہ دونوں عورتیں اپنا مقدمہ داؤد رضی اللہ عنہ کے پاس لائیں تو آپ نے فیصلہ بڑی کے حق میں کر دیا۔ وہ دونوں نکل کر سلیمان بن داؤد علیہما السلام کے پاس گئیں اور انہیں واقعہ کی اطلاع دی۔ سلیمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ چھری لاؤ میں لڑکے کے دو ٹکڑے کر کے دونوں کو ایک ایک دوں گا۔ اس پر چھوٹی عورت بول اٹھی کہ ایسا نہ کیجئے آپ پر اللہ رحم کرے، یہ بڑی ہی کا لڑکا ہے لیکن آپ نے فیصلہ چھوٹی عورت کے حق میں کیا۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ واللہ! میں نے ”سکین“ (چھری) کا لفظ سب سے پہلی مرتبہ (آنحضرت ﷺ کی زبان سے) اس دن سنا تھا اور ہم اس کے لئے (اپنے قبیلہ میں) ”مدیہ“ کا لفظ بولتے تھے۔

فَمَنْ رَغِبَ عَنْ أَبِيهِ فَهُوَ كُفْرٌ).

۳۰- باب إِذَا ادَّعَتِ الْمَرْأَةُ ابْنًا

۶۷۶۹- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((كَانَتِ امْرَأَتَانِ مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا، جَاءَ الذَّنْبُ فَذَهَبَ بَابِنِ إِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ لِصَاحِبَتِهَا: إِنَّمَا ذَهَبَ بَابِنِكَ وَقَالَتِ الْأُخْرَى: إِنَّمَا ذَهَبَ بَابِنِكَ فَتَحَاكَمَتَا إِلَى دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَقَضَى بِهِ لِلْكُبْرَى، فَخَرَجَتَا عَلَى سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فَأَخْبَرَتَاهُ فَقَالَ: اتَّوَيْتُمَا بِالسَّكِينِ أَشَقُّهُ بَيْنَهُمَا فَقَالَتِ الصُّغْرَى: لَا تَفْعَلْ يَرْحَمُكَ اللَّهُ هُوَ ابْنُهَا، فَقَضَى بِهِ لِلصُّغْرَى)) قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: وَاللَّهِ إِنْ سَمِعْتُ بِالسَّكِينِ قَطُّ، إِلَّا يَوْمِيذٍ وَمَا كُنَّا نَقُولُ: إِلَّا الْمُدْيَةَ.

[راجع: ۳۴۲۷]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے قبیلہ میں چھری کے لئے ”سکین“ کا لفظ استعمال نہیں ہوتا تھا۔ حضرت سلیمان رضی اللہ عنہ کا فیصلہ تقاضہ فطرت کے مطابق تھا بچہ درحقیقت چھوٹی ہی کا تھا تب ہی اس کے خون نے جوش مارا۔

باب قیافہ شناس کا بیان

۳۱- باب الْقَائِفِ

هو الذي يعرف الشبه ويميز الاثر لانه يقفو الاشياء ان يتبعها فكانه مقلوب من القافي (فتح)

(۶۷۷۰) ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا، کہا ہم سے لیث نے بیان کیا، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ میرے میل ایک مرتبہ بہت خوش خوش تشریف لائے۔ آپ کا چہرہ چمک رہا تھا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تم نے نہیں دیکھا، مجزز (ایک قیافہ شناس) نے ابھی

۶۷۷۰- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَخَلَ عَلَيَّ مَسْرُورًا تَبَرَّقَ أَسَارِيرُ وَجْهِهِ فَقَالَ: ((أَلَمْ تَرَى أَنْ مُجَزَّزًا نَظَرَ

ابھی زید بن حارثہ اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کے (صرف پاؤں دیکھے) اور کہا کہ یہ پاؤں ایک دوسرے سے تعلق رکھتے ہیں۔

أَنفًا إِلَى زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَأَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ
فَقَالَ إِنَّ هَذِهِ الْأَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ).

[راجع: ۳۰۰۰]

(۶۷۱) ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا، ان سے زہری نے بیان کیا، ان سے عروہ نے اور ان سے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے یہاں تشریف لائے، آپ بہت خوش تھے اور فرمایا عائشہ! تم نے دیکھا نہیں، مجز المذبحی آیا اور اس نے اسامہ اور زید (رضی اللہ عنہما) کو دیکھا، دونوں کے جسم پر ایک چادر تھی، جس نے دونوں کے سروں کو ڈھک لیا تھا اور ان کے صرف پاؤں کھلے ہوئے تھے تو اس نے کہا کہ یہ پاؤں ایک دوسرے سے تعلق رکھتے ہیں۔

۶۷۱- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ عَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ وَهُوَ مَسْرُورٌ فَقَالَ: ((يَا
عَائِشَةُ أَلَمْ تَرَيِ أَنْ مُجَزَّزًا الْمَذْبُوحِي
دَخَلَ عَلَيَّ فَرَأَى أَسَامَةَ وَزَيْدًا وَعَلَيْهِمَا
قَطِيفَةٌ قَدْ غَطَّيَا رُؤُوسَهُمَا وَبَدَّتْ
أَقْدَامُهُمَا؟ فَقَالَ: إِنَّ هَذِهِ الْأَقْدَامَ بَعْضُهَا
مِنْ بَعْضٍ)). [راجع: ۳۰۰۰]

تشریح: یہ محض قیافہ شناس تھا۔ اس نے ان دونوں کے پیروں ہی سے پہچان لیا کہ یہ دونوں باپ بیٹے ہیں بعض لوگ اس بارے میں شک کرنے والے بھی تھے ان کی اس سے تردید ہو گئی۔ آپ کو اس سے خوشی حاصل ہوئی بعض دفعہ قیافہ شناس کا اندازہ بالکل صحیح ہو جاتا ہے۔

۸۶۔ کتاب الحدود وما يحل من الحدود

کتاب حد اور سزاؤں کے بیان میں اور حدی گناہوں کی وعید

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اس کے ذیل حافظ صاحب فرماتے ہیں۔ کتاب الحدود جمع حد و المذكور فيه هنا حد الزنا والخمر والسرقة الخ یعنی لفظ حدود حد کی جمع ہے۔ یہاں زنا کاری، شراب نوشی اور چوری وغیرہ کی حدیں بیان کی گئیں ہیں۔ بعض علماء نے حد کو سترہ گناہوں پر واجب مانا ہے۔ جیسے مرتد ہونا، زنا کرنا، شراب پینا، چوری کرنا، ناحق کسی پر زنا کی تہمت لگانا، لواطت کرنا، اگرچہ اپنی ہی عورت کے ساتھ کیوں نہ ہو